بسم اللہ الرحمن الرحیم

کمپنی میں ناجائز ایڈز چلانے کی ملازمت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مجھے ایک مسئلہ پوچھنا تھا کہ میں ایک ایڈز (اشتہارات) چلانے والی کمپنی میں جاب کرتا ہوں، جو فیس بک پر ان برانڈز کے اشتہارات چلاتی ہے، جو آن لائن اپنی مصنوعات (پروڈکٹس) فروخت کرتے ہیں، اکثر ہمارے پاس ایسے برانڈز آتے ہیں، جو عورتوں کے کپڑے آن لائن بیچتے ہیں، اور جو اشتہارات وہ ہمیں چلانے کے لیے دیتے ہیں، ان میں بے پردہ خاتون ماڈلز نے وہ کپڑے پہنے ہوتے ہیں (جیسے قمیص شلوار، یا شرٹس اور ٹراؤزر وغیرہ)، یہ اشتہارات ویڈیوز اور تصاویر کی شکل میں ہوتے ہیں، تو کیا اس طرح کے اشتہارات چلانا صحیح ہے، کیونکہ میں ملازم ہوں، اور مجھے باس کی طرف سے یہ ٹاسک دیے جاتے ہیں کہ یہ ایڈز فیس بک پر چلانے ہیں۔؟

جواب

بیان کردہ سوال کے حوالے سے شرعی مسئلہ یہ ہے کہ بے پردہ عورتوں کی تصاویر یا ان کی ویڈیوز پر مشتمل اشتہارات (Ads) شائع کرنا شرعاً جائز نہیں، اس لیے کہ جس طرح بے پردہ عورتوں کی تصاویر اور ویڈیوز کو بلا ضرورت دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے، اسی طرح ان کی تشہیر، نشر و اشاعت اور ترویج کرنا بھی ناجائز ہے، کہ یہ اشاعت فاحشہ (یعنی برائی کو عام کرنا ہے) اور اشاعت فاحشہ ناجائز و حرام ہے۔
لہٰذا ایسی ملازمت یا کام کرنا ہرگز جائز نہیں، جس میں بے پردہ عورتوں کی تصاویر، یا ویڈیوز کی تشہیر اور ترویج کرنی پڑتی ہو۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ، بیشک اللہ ان کاموں سے خبردار ہے۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 30)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیرِ رازی میں ہے "ولا یجوز له أن ینظر إلی شيء منها" ترجمہ: مرد کے لئے غیر محرم عورت کے کسی عضو کی طرف نظر کرنا، جائز نہیں۔ (تفسیرِ رازی، جلد 23، صفحہ 361، مطبوعہ: بیروت)

حدیثِ پاک میں ہے "أن النبي صلی اللہ تعالی علیه وسلم قال لعلي: لا تتبع النظرة، فإنما لك الأولی، ولیس لك الآخرة" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ارشاد فرمایا: (بے پردہ غیر محرم عورت پر) پہلی نظر (پڑجانے) کے بعد دوبارہ نظر نہ ڈالو، کیونکہ پہلی (نگاہ کا از خود پڑجانا) تمہارے لئے معاف ہے اور دوسری (نگاہ کا خود سے ڈالنا) تمہارے اوپر (گناہ ہے)۔ (المصنف لابنِ ابی شیبہ، کتاب النکاح، جلد 4، صفحہ 6، دار التاج، لبنان)

ہدایہ میں ہے ”ولا یجوز ان ینظر الرجل الی الاجنبیة“ ترجمہ: مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔ (الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، جلد04، صفحہ460، مطبوعہ: لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے، ان میں سے کچھ کھلا ہو، جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز، تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقا حرام ہے، خواہ وہ پیر ہو یا عالم یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا، اور اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے باریک کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے۔ نہ ایسے تنگ کہ بدن کی حالت دکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور پیر جوان نہ ہو، غرض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہو، نہ اس کا اندیشہ ہو، تو علم دین امور راہ خدا سیکھنے کے لئے جانے اور بلانے میں حرج نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ239، 240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”وہ (نوکری) جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے۔۔۔ ایسی ملازمت خود حرام ہے اگرچہ تنخواہ خالص مال حلال سے دی جائے وہ مال حلال بھی اس کے لئے حرام ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ515، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے والوں کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ﴾ ترجمہ: بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (پارہ18، سورۃ النور، آیت 19)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ”اشاعتِ فاحشہ کے اصل معنی میں بہت وسعت ہے۔ چنانچہ اشاعتِ فاحشہ میں جو چیزیں داخل ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:۔۔ حرام کاموں کی ترغیب دینا۔۔ ایسی کتابیں، اخبارات، ناول، رسائل اور ڈائجسٹ وغیرہ لکھنا اور شائع کرنا، جن سے شہوانی جذبات متحرک ہوں۔ فحش تصاویر اور ویڈیوز بنانا، بیچنا اور انہیں دیکھنے کے ذرائع مہیا کرنا۔ ایسے اشتہارات اور سائن بورڈ وغیرہ بنانا اور بنوا کر لگانا، لگوانا جن میں جاذبیت اور کشش پیدا کرنے کے لئے جنسی عریانیت کا سہارا لیا گیا ہو۔ حیا سوز مناظر پر مشتمل فلمیں اور ڈرامے بنانا، ان کی تشہیر کرنا اور انہیں دیکھنے کی ترغیب دینا۔۔ ان تمام کاموں میں مبتلا حضرات کو چاہیے کہ خدارا!! اپنے طرزِ عمل پر غور فرمائیں، بلکہ بطور خاص ان حضرات کو زیادہ غور کرنا چاہیے، جو فحاشی و عریانی اور اسلامی روایات سے جدا کلچر کو عام کر کے مسلمانوں کے اخلاق اور کردار میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں اور بے حیائی، فحاشی و عریانی کے خلاف اسلام نے نفرت کی جو دیوار قائم کی ہے، اسے گرانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالی انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے۔“ (تفسیرِ صراط الجنان، تحت ھذہ الآیہ، ج6، ص602، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5283

تاریخ اجراء: 24 صفر المظفر 1448ھ / 08 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net